فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۱۳ ہجرت ۱۳۵۰ہش، ۱۳ مئی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۰۸

۷۶۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کل ۱۱ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جگروں کی ہلکی تکلیف ہو گئی ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے الحمد للہ۔"

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور اہم مہمات دینیہ میں غیر کامیابی بخشے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے یہ اطلاع دی ہے کہ حضور ایدہ اللہ ہر اتوار کو ۱۱ تا ۱۲ بجے صرف ضروری امور کے لئے اور بروز جمعرات صبح ۹ بجے تا ۱۱ بجے عام ملاقات فرمایا کریں گے۔ احباب ان دنوں کے علاوہ ملاقات کے لئے تشریف نہ لائیں۔

تقرر ناظم انصار اللہ ضلع شیخوپورہ

صدر محترم مجلس انصار اللہ نے مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب کا انتخاب بطور ناظم انصار اللہ ضلع شیخوپورہ ۳۱ فتح ۱۳۵۲ہش (۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء) تک کے لئے منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شیخوپورہ کی جملہ مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ ناظم صاحب سے پورا پورا تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم حکیم عبدالواحد صاحب آف مانسہرہ وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مانسہرہ سے مکرم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محترم حکیم عبدالواحد صاحب آف مانسہرہ مورخہ ۶ ہجرت (۶ مئی) کو پشاور میں وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مانسہرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب مرحوم کی مغفرت فرماتے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

قارئین الفضل کیلئے ضروری اطلاع

اخباری کاغذ کے استعمال سے متعلق حکومت کے حالیہ حکم کے پیش نظر ہمیں بھی دیگر اخبارات کی طرح الفضل کے صفحات میں تخفیف کرنا پڑی ہے اس لئے آج سے الفضل کا عام شمارہ چھ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اخباری کاغذ کی فراہمی معمول پر آنے اور پابندی ختم ہونے پر الفضل انشاء اللہ تعالیٰ اپنے سابقہ حجم کے مطابق شائع ہونے لگے گا قارئین کرام مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کُل انبیاء پر فضیلت میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے

تمام نبیوں سے آنحضرتؐ کی عظمت و جلالیت شان پر ایمان لانے کا عہد لیا گیا

"سورۃ آل عمران جزو تیسری میں مفصل یہ بیان ہے کہ تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت و جلالیت شان ختم الرسل پر جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ اور ان کی اس عظمت اور جلالیت کی اشاعت کرنے میں بدل و جان مدد کرو۔ اسی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ سے لیکر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گذرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں۔"

(سُرمہ چشم آریہ)

"بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالات قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔"

(براہین احمدیہ)

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ)

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فبھداھم اقتدہ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب کی اقتداء کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کریگا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائیگا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا۔"

(چشمہ مسیحی)

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے اُن میں وہ دل اور قوّت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوءِ ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افتراء کرے گا۔ میں نبیوں کی عزّت و حُرمت کرنا اپنے ایمان کا جُزو سمجھتا ہوں۔ لیکن نبی کریمؐ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جُزوِ اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دُوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ہجرت ۱۳۵۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابراہیمی نمونہ اپنانے کی اہمیت

گزشتہ شمارہ میں ہم نے موجودہ زمانہ کے سب سے اہم اور سب سے مقدم تقاضے کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ تاکیدی ارشاد احباب جماعت تک یاد دہانی کے رنگ میں پہنچایا تھا کہ:۔

"اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیمؑ بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ابراہیم بنے"

(ملفوظات جلد سوم صـ۱۸۹)

اس ضمن میں ہم نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعض بنیادی اوصاف پر روشنی ڈالی تھی اور واضح کیا تھا کہ شرک سے انتہائی بیزاری، توحید خالص کے قیام کے لئے انتہائی مساعی، درجہ کمال کو پہنچی ہوئی راست بازی، بردباری، دردمندی، نرم دلی، رجوع الی اللہ، ہر لحظہ اور ہر آن رو بخدا رہنے کی لازوال کیفیت، اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت اور اس کے ساتھ پوری پوری وفاداری اس کے انعاموں پر غایت درجہ شکر گزاری، ہر امتحان اور آزمائش میں پورا اترنے کا عزم، انتہائی دردمندی اور جاں سوزی کے ساتھ اولاد کی تربیت، ہر عزیز سے عزیز چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دلی انشراح اور بشاشت کے ساتھ قربان کرنے کا جذبہ، اللہ تعالیٰ کے نام کی تقدیس بلند کرنے کی خاطر دنیا کے ویرانوں کو آباد کرنے میں انتہا درجہ کی دلیری اور پامردی کا مظاہرہ اور تمام کے تمام افرادِ خاندان کی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف رکھنے کا بے مثال نمونہ اور نسلاً بعد نسلٍ اس نمونہ کو زندہ رکھنے کا تہیہ اور اس کے لئے دعاؤں میں غیر معمولی شغف وہ بنیادی اوصاف ہیں جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پوری طرح متصف تھے۔ اور انہی اوصاف نے فی الاصل ابراہیم علیہ السلام کو وہ ابراہیم بنایا تھا کہ جسے خدا تعالیٰ نے اپنا دوست قرار دیا، جسے قوموں کا امام بنایا، جس کے طریق اور مذہب کو بعد میں آنے والی امتوں کے لئے قابل تقلید ٹھہرایا اور جس کے ذکر کو نہ صرف یہ کہ بلند کیا بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم فرمایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے ہر فرد کو ابراہیمؑ بننے کی تلقین فرما کر دراصل ان تمام ابراہیمی اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اور اسے ہر فردِ جماعت کے لئے ضروری اور لازمی قرار دیا ہے۔

ابراہیمی نمونہ کو اپنانے کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلفاء بھی جماعت کے افراد کو اس نمونہ کو اپنانے کی تلقین کرتے چلے آرہے ہیں مثال کے طور پر ہم ذیل میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک پُر معارف تقریر کے بعض بیش قیمت اقتباسات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۵ء کے جلسہ سالانہ میں ایک تقریر ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت پر ابراہیمی نمونہ کو اپنانے کی اہمیت واضح فرمائی اور اس ضمن میں جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں یعنی عمر رسیدہ افراد اور بچوں دونوں ہی کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے پہلے جماعت کے بچوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارے نوجوان خصوصاً جو بچے "وغیرہ" آئے ہیں ان کو خدا تعالیٰ ایسی توفیق دے کہ وہ جب جلسہ سے اٹھیں تو وہ عمر میں تو بچے ہوں لیکن عقل اور ایمان میں بڈھے ہو چکے ہوں تاکہ ان کے ذریعہ ایک نئی ابراہیمی نسل چلے" (الفضل … فروری ۱۹۵۶ء)

پھر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاص طور پر احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"تم میں سے ہر بچہ اگر اپنے دل میں یہ عہد کرے کہ میں نے ابراہیم بننا ہے، میں نے عالم بننا ہے، میں نے یحییٰ بننا ہے تو پھر وہی کچھ وہ بن جائے گا" (ایضاً)

نیز حضورؓ نے احمدی بچوں پر ابراہیمی نمونہ کو اپنانے کی اہمیت واضح کرنے کے بعد انہیں مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"تو تم میں سے ہر بچہ ابراہیمی نمونہ کی نقل کر سکتا ہے۔ آخر وہ (حضرت اسمٰعیلؑ) اُس وقت تو دس سال کے قریب ہی کے بچے ہوں گے۔ گویا ابراہیمؑ کے دین کی بنیاد اور ابراہیمی برکتوں کی بنیاد تو دس سال کی عمر میں ہی پڑی پس خدا تمہیں بھی ان باتوں کے سننے کے بعد ابراہیمی ایمان بخشے" (ایضاً)

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک خیر و برکت وابستہ رہے گی

عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

(بخاری کتاب الجہاد)

ترجمہ: حضرت عامرؓ شعبی سے مروی ہے کہ ہم سے حضرت عروہ بارقی (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک خیر و برکت وابستہ رہے گی۔ یعنی آخرت میں ثواب اور دنیا میں مال غنیمت۔

تشریح: یہ حدیث نبوی گھوڑوں کے فضائل پر ایک زندہ و تابندہ برہان ہے۔ قرآن و حدیث کے محاورہ میں لفظ خیر روحانی اور مادی دولت و ثروت کیلئے بھی بولا جاتا ہے اور برکاتِ ارضی و سماوی کے لئے بھی! اور تاریخ اسلام کا ایک ایک ورق گواہ ہے کہ عہد نبوی اور خلفاء راشدین کے دور کی فتوحات میں گھوڑوں کا معجزانہ طور پر بھاری عمل دخل تھا۔ مندرجہ بالا فرمان نبوی کے پیش نظر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم گھوڑوں کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ چنانچہ فیض الباری میں لکھا ہے کہ راوی حدیث حضرت عروہؓ بہت گھوڑے رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک بار ان کے گھر میں ستر گھوڑے دیکھے گئے۔

اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کے مبارک الفاظ میں یہ زبردست پیشگوئی ہے کہ خواہ لوہے اور بارود کا زمانہ ہو یا جوہری توانائی کا، مشرق ہو یا مغرب، حالت جنگ ہو یا حالت صلح خدا تعالیٰ نے گھوڑوں میں امت محمدیہ کے لئے جو خیر و برکت رکھ دی ہے وہ کبھی چھن نہیں سکے گی اور بہر کیف تا بروز قیامت قائم و دائم رہے گی ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

(دوست محمد شاہد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸۱

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف

شہنشاہِ کسریٰ کی سازش اور نصرت خداوندی کا ایمان افروز منظر

(مکرم شیخ نور احمد صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

یہ درست ہے کہ ہر نبی کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قسم کی مشکلات پیش آئی ہیں وہ بالکل نرالی اور الگ نوعیت کی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے مختلف اوقات میں کئی منصوبے اور سازشیں کی گئیں۔ حضور کو زہر دینے کی کوشش کی گئی آپ کے گھر کا محاصرہ ننگی تلواروں سے کیا گیا آپ پر پتھروں کی یورش کر کے آپ کو مجروح کیا گیا۔ بعض اوقات آپ کے تعاقب میں اوباش اور بازاری قسم کے لوگوں کو لگایا جاتا جو آپ پر آوازے کستے کبھی اعلان عام کے ذریعہ آپ کے سر مبارک کا مطالبہ کیا جاتا جس کے لئے کئی اونٹوں کا انعام پیش کیا گیا مگر وحی ربانی آپ کو بار بار ان الفاظ میں تسلی دے رہی تھی۔

'واللہ یعصمک من النّاس'

کہ اے رسول اللہ تعالیٰ تجھ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

اس قرآنی وحی میں آپ کی حفاظت کی پیشگوئی تھی واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ پیشگوئی ہر لحاظ سے پوری ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں صلح حدیبیہ کے بعد مختلف ملوک عرب اور رؤسا کو تبلیغی خطوط ارسال کئے جن میں قابل ذکر مقوقس شاہ مصر، قیصر روم، کسریٰ شاہ فارس، نجاشی شاہ حبشہ ہیں۔ جغرافیائی لحاظ سے عرب کا محل وقوع ان بادشاہوں کی حکومتوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں جو خط آپ نے کسریٰ شاہ فارس کو روانہ کیا اس کا مضمون یہ تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ، اِلٰی کِسْرٰی عَظِیْمِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَاٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَی النَّاسِ کَآفَّۃً لِّاُنْذِرَ مَنْ کَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْکَافِرِیْنَ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ اِثْمُ الْمَجُوْسِ۔"

میں خدا تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بغیر مانگے رحم کرنے والا ہے اور محنت کا پھل دینے والا ہے یہ مکتوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شاہ فارس کسریٰ کی طرف ہے۔ جو شخص ہدایت کی اتباع کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اور رسول خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو۔ اے بادشاہ! میں آپ کو خدا تعالیٰ کے پیغام کی طرف بلاتا ہوں میں دنیا کی طرف رسولِ خدا بنا کر بھیجا گیا ہوں تا میں ہر زندہ انسان کو بیدار کروں اور انکار کرنے والوں پر اتمام حجت ہو جائے۔

اے شاہِ فارس! آپ اسلام کو قبول فرمائیں آپ (عذاب خداوندی) سے محفوظ ہو جائیں گے۔ لیکن اگر آپ اس دعوت سے روگردانی کریں گے تو آپ کے ذمہ مجوس (مشرک آتش پرست) کا گناہ ہوگا۔

اللہ! اللہ!! یہ وہ عظیم الشان موقف ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہنشاہِ فارس کسریٰ کے سامنے اختیار کیا۔ کیا ہی ایمان افروز نمونہ ہے؟ کس طرح توحید کی طرف ایک بت پرست بادشاہ کو بلایا جا رہا ہے؟ رسالت محمدیہ کی غرض کو کس اجمال مگر پُر شوکت انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ مذہب اسلام کے اخلاقی حسن و جمال کو صرف دو لفظوں میں پیش فرماتے ہیں اور ایمان نہ لانے کی صورت میں کس قدر خطرناک نتائج ہوں گے ان عواقب کی ذمہ داری کس پر ہوگی یہ مکتوب بلاغت رسول اور فصاحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نمونہ ہے و خیر الکلام ما قلّ و دلّ

اس مکتوب کو حضور کے ایک صحابی حضرت عبداللہ بن حذافہ لے کر گئے تھے۔ ملکی قانون کے مطابق آپ کی ہدایت تھی۔ بحرین کے رئیس کے توسط سے یہ خط کسریٰ کی خدمت میں پیش ہو چنانچہ جب یہ خط کسریٰ کے دربار میں اس کے ترجمان کے ذریعہ سنایا گیا تو وہ آگ بگولا ہو گیا۔ ایک آتش پرست بادشاہ یہ برداشت نہ کر سکا کہ اس کو 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' سے خط تحریر کیا جائے۔ نیز اس کے نام سے پہلے بھی کسی اور کا نام ہو۔ اس غیظ و غضب کی کیفیت میں اس نے آنحضرتؐ کے اس مکتوب مبارک کو ریزہ ریزہ کر دیا اور اپنے یمن کے گورنر باذان کے نام حکم ارسال کیا عرب کے جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اسے گرفتار کر کے ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔ مشہور مصنف سر ولیم میور نے اپنی کتاب Life of Mohammad میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ اس حکم کے پیچھے یہود کا ہاتھ تھا اور یہود نے کسریٰ کو آنحضرتؐ کے خلاف سخت مشتعل کر رکھا تھا اور اب اس موقعہ پر یہ تیر چلا دیا گیا یمن کے گورنر باذان نے اس حکم کی تعمیل میں دو معتمدین کو فوراً مکہ بھیجا حکام کسریٰ عربوں کو ہمیشہ ذلت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس لئے اس جذبہ حقارت نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ یہ دونوں معتمدین یمن سے روانہ ہو کر طائف پہنچے ہیں۔ انہوں نے اہل طائف سے آنحضرتؐ کے متعلق بعض معلومات دریافت کیں۔ ان کی باتیں سننے کے بعد ان سپاہیوں نے اپنی خاص مہم کا راز فاش کرتے ہوئے کہا کہ ہم محمدؐ کو گرفتار کرنے کے لئے جا رہے ہیں یہ سننا تھا کہ قریش اور دوسرے معاندین خوشی کے مارے اچھلنے لگے اور بالاتفاق کہا۔

"قَدْ نَصَبَ مَلِکُ الْمُلُوْکِ لِمُحَمَّدٍ"

شہنشاہ کسریٰ نے محمدؐ (کو ختم کرنے کے لئے) کامیاب منصوبہ تیار کیا ہے۔

ان دو معتمدین نے جب یہ پیغام آنحضرتؐ کو دیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ آج یہاں قیام کریں دوسرے روز آنحضرت نے خدا تعالیٰ سے وحی پا کر ان کو فرمایا!

'اَبْلِغَا صَاحِبَکُمَا اَنَّ رَبِّیْ قَتَلَ رَبَّہٗ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ'

گورنر یمن باذان کو تم دونوں یہ پیغام پہنچا دو کہ میرے خدا نے آج کی رات کسریٰ کو قتل کر دیا ہے۔

ان معتمدین نے یہ وحی سنکر انتہائی حسرت و استعجاب کا اظہار کیا۔ اور اپنے مطالبہ پر اصرار کیا مگر آنحضورؐ نے یہی فرمایا کہ جو تمہارا خداوند ہے وہ تو اس رات کو مارا جا چکا ہے واقعہ یوں ہے کہ کسریٰ کے زمانہ میں مملکت فارس انتہائی نازک حالات سے گذر رہا تھا ہر جگہ انتشار اور عدم تعاون کی روح ہر سو تھی اور طوائف الملوکی کا شکار ہو گیا شرفا کی عزت محفوظ نہ تھی اور کسریٰ کا رویہ انتہائی ظالمانہ اور جابرانہ تھا اور اس کی سلطنت میں ضعف کے آثار پیدا ہو گئے تھے ان باتوں نے کسریٰ کے بیٹے 'شیرویہ' کو مجبور کیا کہ وہ اپنے باپ کے خلاف کوئی انقلابی قدم اٹھائے چنانچہ بیٹے نے اپنے باپ کسریٰ خسرو پرویز کو قتل کر دیا ملک میں نئی حکومت کا اعلان کر دیا گیا اور ایک شاہی فرمان گورنر یمن باذان کو ارسال کیا جس میں یہ تحریر تھا:

"میں نے ملکی مفادات کے پیش نظر اپنے باپ خسرو پرویز کو قتل کر دیا ہے اس کا رویہ سراسر ظالمانہ تھا۔ ملک کے معزز اور شرفاء کو کثرت سے قتل کرتا جا رہا تھا جونہی میرا یہ نامہ پہنچے تو میرے نام پر اپنے علاقہ کے باشندگان سے اطاعت اور وفاداری کا عہد لو۔ میرے باپ نے جو حکم عرب کے ایک معزز شخص کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجا تھا اس کو منسوخ سمجھو اور میرے دوسرے نوٹس کا انتظار کرو" (طبری)

میٹرک کے امتحان کے بعد

اپنے مستقبل کو سنوارنے کے لئے انسٹی ٹیوٹ آف کامرس واقعہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں داخلہ لیں اور شارٹ ہینڈ و ٹائپ رائٹنگ سیکھ کر ملک و قوم کی خدمت کریں۔

فیس داخلہ	1/-	روپیہ	
شارٹ ہینڈ	5/-	"	ماہانہ
ٹائپ رائٹنگ	5/-	"	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کی پیدائش کا مقصد

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ

انسان کی پیدائش کا مقصد قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ
(سورۃ الذاریات) اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا عبد بنے۔ عبد بننے کے یہ معنے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی وضاحت فرمائی ہے کہ نیکی اور بدی کی دو راہیں ہیں اور انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے خواہ نیکی کی راہ کو اختیار کرے اور خواہ بدی کی راہ پر قدم مارے لیکن جو نیکی کی راہ پر گامزن ہوگا وہ خدا تعالیٰ کا مظہر ہوگا۔ اور جو بدی کی راہ پر چلے گا وہ ابلیس کا مظہر قرار پائے گا کیونکہ شیطان یعنی ابلیس نے خدا تعالیٰ سے یہ اجازت مانگی تھی کہ میں تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا تو بے شک انسانوں کو گمراہ کر لیکن یہ یاد رکھ کہ

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ
عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ

جو میرے بندے ہوں گے ان پر تیرا تسلط اور غلبہ نہیں ہو سکتا۔ پس شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے پیار اور رحمت کی راہوں کی بجائے اس کے غضب اور اس کی لعنت کی راہوں کو اختیار کرے لیکن جو خدائے رحمٰن کے مخلص بندے ہیں وہ قرآن کریم کی بتائی ہوئی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور شیطان کے ہر حملہ کو ناکام بنا دیتے ہیں اور اپنے ایمان کی شمع سے ظلمات کو نور سے بدل دیتے ہیں۔

اس وقت دنیا پر جب ہم ایک طائرانہ نگاہ دوڑاتے ہیں تو ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان اپنے پیدا کرنے والے رب اور محسن حقیقی سے منہ موڑ کر کفر و الحاد اور شرک میں غرق ہو چکے ہیں وہ اپنے خدا کی قدرتوں اور طاقتوں کو بھول کر مادی سامانوں کو سب کچھ سمجھ رہے ہیں مادیت اور دہریت پرستی نے لوگوں کو روحانی بینائی سے محروم کر دیا ہے حالانکہ یہ دنیا اور اس کی تمام نعمتیں بنی نوع انسان کو اس لئے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھیں تا وہ ان نعمتوں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی صفات کو شناخت کریں اس پر ایمان لائیں اور اس کا شکر ادا کریں لیکن آج دنیا کی اکثریت اپنے خالق و مالک کو بھول چکی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میں سے ہر مسلمان حقیقی مسلمان بن جائے اور وہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو یاد رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر بننے کی کوشش کریں۔ ایک طرف ہمارا تعلق خدا تعالیٰ سے بہت پختہ ہو اور دوسری طرف اس کی مخلوق سے ہمارا گہرا رابطہ ہونا چاہیئے ہر دو حقوق کی ادائیگی کے بعد ہی ایک مسلمان یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں اور اس پر کامل ایمان لاتا ہوں۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کو ایک قادر و توانا ہستی سمجھیں۔ اس کے حکموں پر چلنے کی پوری کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

سچی بات یہی ہے کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے دل لگایا جائے اور اسی کو اپنا معبود اور مقصود اور مسجود ٹھہرایا جاوے۔ اور یہ یقین رکھا جائے کہ ہر مشکل ہر مصیبت ہر آفت سے انسان کو صرف خدا تعالیٰ ہی بچا سکتا ہے اور ہر خیر اور بھلائی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور دنیا اور اس کے جھوٹے معبود ہرگز ہرگز کسی شر اور خیر کے مالک نہیں ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور یہ کوشش کرتے رہیں کہ ہم اپنی پیدائش کے مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔ سو کوشش کے ساتھ اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کو حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ ہماری کوششیں اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے بغیر بار آور نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنا حقیقی عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے نیز ہمیں اپنی سچی معرفت اور نور ایمان عطا کرے اور اپنی رضا اور پیار کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا: مکرم چوہدری فتح محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دلاور چیمہ کا بفضلہ تعالیٰ کامیاب اپریشن ہوا ہے صحت کی جلد بحالی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(سید اعجاز احمد)

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف کاموٹی

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ مقیم کراچی

گذشتہ ایک ماہ میں جماعت احمدیہ کراچی کی تین نہایت ہی مخلص اور بزرگ شخصیتیں وفات پا کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

یہ بزرگ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاموٹی۔ مکرم ڈاکٹر احمد الدین صاحب جن کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ اور مکرم ڈاکٹر محمد ارجمند صاحب تھے۔ یہ تینوں بزرگ جو ایک ہی شعبہ یعنی طبی پیشہ سے تعلق رکھتے رکھتے تھے۔ بلحاظ جماعتی خدمات اور خدمت خلق کے عظیم کام کے اپنا وسیع دائرہ اثر رکھتے تھے اور ان کی موت کو ہر طبقہ خیال کے لوگوں نے بڑی شدت سے محسوس کیا ہے خدا تعالیٰ ان کو اپنے فضل خاص سے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کے نیک اسوہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاموٹی کو خدا نے آپ کی فطری نیکی اور صلاحیت کی بناء پر اس امر کی توفیق عطا فرمائی تھی کہ آپ خلافت اولیٰ کے مبارک عہد میں عین جوانی میں جب کہ طالب علم تھے سکھ قوم سے نکل کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور پھر عمر بھر اپنے اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے اور کئی دیگر سعید روحوں کی ہدایت کا باعث بنے۔ آپ تبلیغ کے معاملہ میں نہایت ہی بے باک اور نڈر تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات پر اور احمدیت کی صداقت پر زندہ ایمان رکھتے تھے اس لئے اس راہ میں کسی خطرہ کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے مطب پر اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھوایا ہوا تھا۔ ۱۹۵۳ء میں جب کہ شر پسند عناصر سرگرم عمل تھے تو آپ سے کئی لوگوں نے کہا کہ وہ بورڈ پر سے "احمدی" کا لفظ مٹا دیں ورنہ ان کی آمدنی میں فرق پڑے گا۔ اور پھر مالی نقصان کے علاوہ جان کا بھی خطرہ ہے لیکن اس مرد مومن نے کسی خطرہ کی پرواہ کئے بغیر اپنے بورڈ پر احمدی کے لفظ کو قائم رکھا۔ جو آج تک ویسے ہی قائم ہے اور ہمیشہ اس یقین کا اظہار کیا کہ خدا تعالیٰ احمدیت کی وجہ سے آپ کو محفوظ رکھے گا۔ اور کسی نقصان میں مبتلا نہیں کرے گا۔ چنانچہ باوجود مخالفت کے آپ کا کاروبار روبہ ترقی رہا۔ لوگ آپ کے حسن پیشہ اور حسن اخلاق سے بہت متاثر تھے۔ اور آپ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے اور مکرم ڈاکٹر صاحب میں یہ خوبی تھی کہ علاج کے ساتھ ساتھ آپ وعظ و نصیحت کے پہلو کو بھی جاری رکھتے اور برملا لوگوں کو احمدیت کی تبلیغ کرتے چلے جاتے مجھے کئی مرتبہ آپ کے پاس بیٹھ کر یہ ایمان افروز نظارہ دیکھنے کا موقع ملا کہ آپ نوجوانوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے اور پھر ان کو احمدیت سے روشناس کراتے گویا آپ جسمانی علاج کے ساتھ روحانی علاج کا فریضہ بھی سر انجام دیتے۔ اور آپ کی باتوں میں گہرا اثر تھا اور سننے والے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم میں یہ وصف بڑا نمایاں تھا کہ آپ کو جماعت کے لئے انتہائی غیرت اور محبت تھی۔ خلفاء سلسلہ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے خدام سے انتہائی محبت کرنے والے تھے۔ باوجود مصروف ہونے کے مرکز سلسلہ میں جانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے جاتے اور مجلس مشاورت میں بطور کراچی کے نمائندہ ہونے کے حاضر ہوتے۔ اپنے اخلاص اور محبت اور بے تکلف طبیعت کی وجہ سے آپ کو ہمیشہ خلفاء سلسلہ کا بھی قرب حاصل رہا۔ جماعت کے تمام افراد اور خاص طور پر خدام سلسلہ کے ساتھ بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے۔ مربیان سلسلہ کے ساتھ خصوصی لگاؤ رکھتے خاکسار کو جب کبھی آپ کے مطب یا گھر میں آپ سے ملنے کا موقع ملتا تو آپ انتہائی خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے۔ اور سب کام چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جاتے۔

آخری بیماری میں جب کہ فالج کا اثر آپ کی زبان پر تھا۔ اور آپ بول نہیں سکتے تھے۔ جب بھی آپ کے پاس حاضر ہوتا تو آپ کی آنکھوں میں محبت کی چمک پیدا ہوتی اور پھر ڈبڈبا جاتیں۔ دراصل یہ سب جماعت سے محبت اور اخلاص کے نتیجہ میں تھا۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ
فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارھویں تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس امسال ۲۸ر ہجرت ۱۳۵۰ھش (۲۸ر مئی ۱۹۷۱ء) تا ۱۱ر احسان ۱۳۵۰ھش (۱۱ر جون ۱۹۷۱ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے اس کلاس کا نصاب قرآن کریم ۔ حدیث ۔ فقہ ۔ قواعد عربی و عربی بول چال ۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ جماعت احمدیہ کے عقائد ۔ صنعت و حرفت کی عملی تربیت پر مشتمل ہے ۔

مرکز کے دینی ماحول میں قیام اور دینی تعلیم و تربیت کا یہ ایک عمدہ موقعہ ہے ۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ وہ اپنی مجلس کا کم از کم ایک ایک نمائندہ اس کلاس میں ضرور بھجوائیں اس میں شامل ہونے والے خدام کے لئے کم از کم شرط یہ ہے کہ کچھ پڑھ لکھ سکتے ہوں جو طلباء امسال میٹرک کے امتحان کے بعد فارغ ہو رہے ہیں ۔ انہیں زیادہ سے زیادہ اس کلاس میں بھجوا دیا جائے ۔

احمدی والدین کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں اور اس سلسلہ میں مقامی قائد خدام الاحمدیہ سے رابطہ قائم کریں ۔

قائدین سے بھی یہ التماس ہے کہ جو خدام اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں ۔ ان کے اسماء اور کوائف سے ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس کو جلد از جلد مطلع فرمائیں ۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یاددہانی قائدین خدام الاحمدیہ

تمام قائدین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اطفال کو ان امور کے لئے باقاعدہ تیاری کروائیں ۔

۱۔ سالانہ مرکزی امتحانات اطفال جو وسط جون ۱۹۷۱ء میں ہونگے
۲۔ رسالہ "یاد رکھنے کی باتیں" کا امتحان اگست ۱۹۷۱ء میں ہوگا ۔ پاس ہونے کے لئے سو فیصد نمبر لینا ضروری ہے ۔
۳۔ تمام اطفال کو وقف جدید میں شامل کریں ۔ ہر طفل -/۶ روپے سالانہ ادا کرے یا ایک گھر کے تمام اطفال ملکر -/۶ روپے ادا کریں ۔ اس سلسلہ میں والدین سے رابطہ قائم کر کے انہیں حضرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ کے ارشادات سے آگاہ کریں ۔
۴۔ فہرست تجنید جلد از جلد مکمل کر کے بھجوائیں ۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارا رب بڑا پیار کرنے والا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے بارے میں اپنے خطبہ مورخہ ۲۳ر اخاء ۱۳۴۹ھش مطابق ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۰ء میں فرمایا:۔

"ہمارا رب بڑا پیار کرنے والا ہے ۔ غلبۂ اسلام کا خود ایک منصوبہ بنایا اور فرمایا کہ دنیا جو مرضی کرے ساری اقوام عالم حلقہ بگوش اسلام ہو کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار اور مست ہو کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدموں میں جمع ہو جائیں گی اور ہمارا رب فرماتا ہے میں یہ کر کے چھوڑوں گا اور ہمیں فرمایا کہ تمہارے سر پر میں سہرا باندھنا چاہتا ہوں اس واسطے میرے کہنے کے مطابق تم قربانیاں دو"

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

خاکسار کو گذشتہ دس روز سے باری کا بخار ہو رہا ہے ۔ بخار کے دوران دل بہت گھبراتا ہے اور کمزوری بہت ہو گئی ہے ۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامل صحت عطا فرمائے ۔ (محمد سلطان اقبال کارکن دفتر الفضل ربوہ)

شکریہ احباب

میری والدہ محترمہ اور میرے خسر محترم کی وفات پر بزرگان سلسلہ ۔ میرے افسران ۔ رفقاء کار اور عزیز و اقارب کی طرف سے تعزیت کے خطوط اور تاریں موصول ہوئیں ۔ خاکسار نے فرداً فرداً ہر خط کا جواب دینے کی کوشش کی ہے ۔ تاہم اگر کسی خط کا جواب دینے سے رہ گیا ہو تو الفضل کے ذریعہ میں ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے للٰہی جذبہ کے تحت اسلامی اخوت کا ثبوت دیا اور میرے شریک غم ہوئے ۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور مرحومین کو غریق رحمت فرمائے آمین !

بشارت احمد بشیر
امیر و مبلغ انچارج غانا

قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ لاہور نے یکم مئی ۱۹۷۱ء کے اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس کی ۔

"ہمیں شدید صدمہ ہے کہ محترم خواجہ محمد اکرم صاحب صدر موصیان لاہور کی والدہ محترمہ المعروف "آپو جی" نے ۳۰ر اپریل کو ایک اپریشن کے دوران سب کو اشکبار و سوگوار چھوڑ کر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ لجنہ اماء اللہ لاہور کی دیرینہ و مخلص کارکن اور احمدیت کی فدائی تھیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر ارشاد پر لبیک کہتی تھیں چنانچہ حضور کی تحریک تعلیم القرآن پر باوجود عمر رسیدہ ہونے کے قرآن کریم یسرنا القرآن سے شروع کر کے تمام ختم کیا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور خدمتگذاری کا تعلق رکھتی تھیں

۱۵ سال لجنہ اماء اللہ حلقہ محمد نگر کی صدر کی حیثیت سے کام کیا اور نہایت خوش اسلوبی سے تمام فرائض کو نبھایا ۔ یہی وجہ تھی کہ خدا کا فضل شامل حال رہا اور ان کا حلقہ ہر شعبہ میں نمایاں حیثیت رکھتا تھا ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے ۔ آمین ۔

آپو جی کی ذات میں بہت سی خوبیاں مرکوز تھیں وہ انتھک کام کرنے والی تھیں لجنہ کے کاموں میں انکا انہماک اور جذبۂ شوق نوجوان نسل کے لئے قابل تقلید ہے جس کام کے لئے انہیں کہا جائے وہ گویا ہو جاتا تھا ۔ ان کا دل محبت اور شفقت سے لبریز تھا ۔ جس میں کسی کے لئے نفرت یا ناراضگی کے لئے جگہ نہ تھی ۔

سب ممبرات لجنہ لاہور کو ان کی اچانک وفات سے صدمہ پہنچا ہے ۔ دل غمگین ہیں آنکھیں آنسو بہاتی ہیں لیکن ہم اپنے رب کی رضا پر راضی ہیں اور اس سے درخواست کرتی ہیں کہ وہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے ۔ انکی اولاد کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں اپنی بزرگ والدہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین

(ممبرات لجنہ اماء اللہ لاہور)

انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے ۔ اس کے لئے اس سال حسب ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے

"لین دین کے متعلق قرآنی اصول"

یعنی قرآن کریم نے تجارت ، بیع و شراء ، قرضہ اور رہن وغیرہ کے متعلق جو اصول بیان فرمائے ہیں ان کی تفصیل — یہ مقالہ پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے اول دوم اور سوم آنے والے خدام کو علی الترتیب -/۵۰ ، -/۳۰ اور -/۲۰ روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع ۱۹۷۱ء کے موقع پر دئے جائیں گے ۔

زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں حصہ لینا چاہیئے ۔ بالخصوص شہری مجالس کو تو کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم ان کی مجلس کا ایک نمائندہ ضرور اس مقابلہ میں شریک ہو تمام مقالہ جات ۱۰ستمبر ۱۹۷۱ء تک مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوائے جائیں ۔

(مہتمم تعلیم)

ایمان لانا ایک سودا ہے جو بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرتا ہے اور اسکے بدلہ میں اسے جنّت ملتی ہے

مقام عبودیت وہ ٹکٹ ہے جسے دکھا کر ایک مومن بندہ جنّت میں داخل ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سورۂ بقرہ کی آیت بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ .. کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قرآن کریم سے یہ بات ثابت ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو اس وقت اللہ اور اس کے درمیان ایک سودا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (توبہ آیت ۱۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے اموال اس وعدہ کے ساتھ خرید لئے ہیں کہ انہیں اس کے بدلہ میں جنت دی جائے گی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ وہ مومنوں سے ان کے مال اور جان خرید لیتا ہے اور اس کی قیمت میں انہیں جنت دے دیتا ہے۔ جنت مرنے کے بعد ملنے والی چیز ہے اور جو چیز بعد میں ملنے والی ہوتی ہے اس کے لئے سودا کرتے وقت کوئی نہ کوئی رسید دی جاتی ہے جسے وہ موقع پر دکھا سکے۔ اس نقطہ نگاہ سے جنت کے لئے بھی کوئی پروانہ ہونا چاہیئے تھا جسے وہ موقعہ پر دکھا کر داخل ہو سکے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں قرآن مجید میں دوسری جگہ جنت کے لئے ایک پروانہ بھی مقرر کیا ہے۔ فرماتا ہے۔ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ (فجر آیت ۲۸ تا ۳۰) یعنی اے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کی طرف اس حالت میں رجوع کر کہ تو اپنے رب سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی ہو گویا یہ علامت ہوگی اس بات کی کہ سودا ٹھیک ہے چونکہ دینے والا اور لینے والا دونوں راضی ہوں گے۔ اسلئے ثابت ہو جائیگا کہ سودا بالکل درست ہے۔ غرض ایمان لانا ایک سودا ہے جو بندہ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسکے بدلے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جنت میں داخل کر لیتا ہے اور اس کے لئے پہلے اسے ایک پروانہ دے دیتا ہے اور وہ پروانہ یہ ہے کہ فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ تو میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ گویا عبودیت کا مقام وہ ٹکٹ ہے جسے دکھا کر ایک مومن بندہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ۔ (انعام آیت ۱۲۶) یعنی جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کا راستہ دکھانا چاہتا ہے اور کامیاب کرنا چاہتا ہے اور جنت میں پہنچانا چاہتا ہے۔ اُس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔

اسلام کا لفظ بعض دفعہ ایمان کے لئے استعمال ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایمان اور اسلام دونوں الگ الگ مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں اس جگہ اسلام کا لفظ ایمان کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور بتایا گیا کہ جسے اللہ تعالیٰ جنت میں لے جانا چاہتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے گویا سینے کا کھلنا بھی جنت کا ایک ٹکٹ ہے غرض ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے عبودیت کے ٹکٹ کا ذکر کیا ہے اور دوسری جگہ شرح صدر کو اُس کی علامت قرار دیا ہے۔ دراصل یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ کیونکہ تعبّد کے معنے تذلل اور خدا کے نقش کو قبول کرنے کے ہیں۔ اور عبدِ کامل وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے نقش کو قبول کرنے لگ جائے اور یہی معنے شرح صدر کے ہوتے ہیں۔ غرض یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ انسان کا مومن ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سودا ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنا مال اور اپنی جان خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اسے جنت دے دیتا ہے جنت چونکہ مرنے کے بعد ملا کرتی ہے۔ اس لئے اس دنیا میں اس کے لئے اُسے ٹکٹ دے دیا جاتا ہے کہ اسے دکھانا اور اندر چلے جانا۔ ورنہ اسے کیا پتہ لگ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد اسے جنت ملے گی یا نہیں۔ اس لئے اس کی علامت مقرر کر دی جو عبودیت اور اسلام کے لئے شرح صدر ہے۔ گویا ایمان و اسلام ایک ٹکٹ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو ملتا ہے اور اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کا سودا خدا تعالیٰ سے طے پا گیا ہے۔ جب وہ اسے پیش کر دیتا ہے۔ تو اسے جنت مل جاتی ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ)

گولبازار ربوہ میں دکان کرنیکا بہترین موقعہ

باجوہ مارکیٹ گولبازار میں چند دکانیں خالی ہوئی ہیں ہر قسم کا کاروبار کرنے کے لئے۔ باموقعہ ہیں۔ کرایہ بالکل مناسب ہے تفصیل کیلئے

احمد کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ

پر تشریف لائیں

اعلان نکاح

مورخہ ۹ ہجرت بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت محترمہ نسرین مظفر صاحبہ بنت مکرم چوہدری مظفر علی صاحب ... کا نکاح ہمراہ عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ - وہاڑی ضلع ملتان سکنہ بہلول پور کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پڑھایا۔ اور دعا فرمائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(ناظر امور عامہ)

ربوہ میں بجلی کی رو بند رہنے کی شکایت

ربوہ ۱۲ رمئی۔ کل مورخہ ۱۱ رمئی کو بھی ربوہ میں بجلی کی رو صبح ۵-۱۰ سے ۲۵-۱۱ تک بند رہی قریباً روزانہ مختلف اوقات میں بجلی بند رہتی ہے تاحال متعلقہ حکام نے اس شکایت کی طرف توجہ نہیں کی۔

مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد جناب بشیر احمد صاحب چغتائی سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ مورخہ ۲۹-۳۰ اپریل کی درمیانی شب کو بعمر ۶۰ سال اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

مرحوم موصی تھے چنانچہ ان کی نعش تدفین کے لئے ربوہ لے جائی گئی یکم مئی صبح ۱۰ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود علالت طبع کے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں نعش کو سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا فرمائی۔

محترم والد صاحب ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئے کالج کے زمانہ میں احمدیہ ہوسٹل لاہور سے تعلق رہا۔ محترم ملک عبدالرحمان صاحب خادم کے عزیز دوستوں میں سے تھے اور انہی کی وساطت سے قبول احمدیت کا شرف حاصل ہوا۔

۱۹۳۵ء میں بیعت کی اور آخر دم تک سلسلہ اور خلافت سے انتہائی گہری وابستگی کو قائم رکھا۔ آپ ایک طویل عرصہ تک جماعت احمدیہ جمشید پور (ٹاٹا نگر) کے صدر رہے اور قریباً دس سال تک واہ کینٹ کی جماعت کے پریذیڈنٹ رہے۔ واہ کینٹ میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

پسماندگان میں ایک بیوہ پانچ لڑکیاں دو لڑکے چھ نواسے نواسیاں اور ایک پوتا چھوڑا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور ان سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(رفیق احمد چغتائی B/12 لالہ رخ کالونی واہ کینٹ)

9949

رجسٹرڈ ل